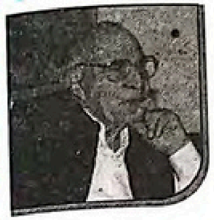

سید ضمیر جعفری

پیدائش: یکم جنوری ۱۹۱۶ء

وفات: ۱۲ر مئی ۱۹۹۹ء

اصل نام سید ضمیر حسین ہے۔ ضلع جہلم کے ایک گاؤں چک عبدالخالق میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول جہلم سے پائی۔ گورنمنٹ کالج کیمبل پور (اٹک) سے ایف اے کیا اور بی اے کی ڈگری اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد صحافت کے کوچے میں قدم رکھا اور مولانا چراغ حسن حسرت کے اخبار ''شیرازہ'' میں بطور معاون مدیر کام کرتے رہے۔ بعد میں ایک فوجی اخبار کے عملۂ ادارت میں شامل ہوگئے۔ وہاں سے فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ میجر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ بعدازں مختلف سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔

سید ضمیر جعفری نے مزاحیہ شاعری میں زندگی کی ناہمواریوں کو آشکارا کرنے اور تاثر کی شدت سے اصلاحی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُن کے ہاں زندگی کو اعتنا کی نظر سے دیکھنے اور اس کی حالت بدلنے کا انداز نمایاں ہے۔ اُن کے منتخب کردہ موضوعات پھول کی طرح کھلتے اور بے ساختہ مسکراہٹ کو جنم دیتے ہیں۔

تصانیف: قریۂ جان، مافی الضمیر، مسدس بدحالی، کنرشیرخان، کتابی چہرے، من میلہ وغیرہ۔

یہ سڑکیں

سید ضمیر جعفری

زمیں پر آدمی کی اوّلیں ایجاد یہ سڑکیں
پرانے وقت کے بغداد کی اولاد یہ سڑکیں
مرمت کی حدوں سے زائد المیعاد یہ سڑکیں
ہمارے شہر کی مادر پدر آزاد یہ سڑکیں
بظاہر صید ، لیکن اصل میں صیّاد یہ سڑکیں

دمِ بارانِ رحمت گرد کا گرداب ہوجانا
گڑھوں کا پھیل کر تالاب در تالاب ہوجانا
بھر کر نالیوں کا ''رستم و سہراب'' ہوجانا
محلے کے گلی کوچوں کا زہرہ آب ہوجانا
مہینوں تک برنگِ ہرچہ بادا باد یہ سڑکیں

بہر گامے سڑک کھا جانے والی کھائیاں دیکھو
چٹختے راستوں کی ٹوٹتی انگڑائیاں دیکھو
کھڑی اُونچائیوں کے پیٹ میں گہرائیاں دیکھو
گڑھوں کی جابجا بہزادیاں، چغتائیاں دیکھو
نقوشِ مانی و چغتائی ، و بہزاد یہ سڑکیں

ہم اِن سے حلم و صبر و شکر کا پیغام لیتے ہیں
کہ جب چلتے ہیں کم از کم خُدا کا نام لیتے ہیں
یہ کام آئیں نہ آئیں ہم انھی سے کام لیتے ہیں
''گلوں سے خار بہتر ہیں، جو دامن تھام لیتے ہیں''
ہم ان سے مطمئن ہیں اور ہم سے شاد یہ سڑکیں

مشق

نظم میں شہری سڑکوں کا نقشہ کس طرح کھینچا گیا ہے؟

نظم ''یہ سڑکیں'' کا خلاصہ لکھیں۔

تلمیح سے مراد شاعری میں کسی تاریخی واقعے یا کردار کا ذکر ہوتا ہے، اس نظم میں شاعر نے کون کون سی تلمیحات بیان کی ہیں؟

مصرعے کی وضاحت کریں:

پرانے وقت کے بغداد کی اولاد یہ سڑکیں

درج ذیل کے چار چار ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔

ایجاد ، گرداب ، ثمر ، قلم ، خار۔

''گلوں سے خار بہتر ہیں، جو دامن تھام لیتے ہیں''

شاعر نے یہ مصرع واوین میں کیوں لکھا ہے؟ وضاحت کریں۔

مخمس:

جس نظم کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں، اُسے ''مخمس'' کہتے ہیں۔

مرزا محمود سرحدی

پیدائش: ۱۹۱۴ء | وفات: ۱۹۶۸ء

مرزا محمود سرحدی پشاور میں پیدا ہوئے۔ وہ اوائلِ زندگی ہی سے غمِ روزگار کے چکر میں پڑ گئے۔ انھیں زندگی گزارنے کے لیے بڑے جتن کرنے پڑے۔ فوجی نوکری سے لے کر اسکول میں مدرسی تک اور کلرکی سے مزدوری تک کئی مراحل سے گزرنا پڑا۔

اُنھوں نے اکبرالہ آبادی کے طنزیہ و مزاحیہ انداز کی تقلید کی ہے اور اسی وجہ سے انھیں ''اکبرِ سرحد'' بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا کے مزاح میں لفظوں کی ہیرا پھیری نہیں ملتی، بلکہ اُن کا مزاح ایک حقیقت پسند کا مزاح تھا، جو وہ حالات و واقعات اور اُن کے نتائج سے پیدا کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے لیے، جس میدان کا انتخاب کیا، وہ فن کے اعتبار سے دشوار ترین رہگزار سے کم نہیں۔ طنز اور مزاح کی تمام تر لطافتوں کو برقرار رکھتے ہوئے انتہائی مختصر پیرائے میں جامع اور مکمل بات کا اظہار کرنا بے حد مشکل کام ہے، اس میں ایک طرف شاعر سنجیدگی سے دامن بچاتا ہے، تو دوسری طرف پھکڑ پن کی حدود سے دُور رہتا ہے۔

مرزا محمود سرحدی نے ہر موضوع پر طبع آزمائی کی، لیکن اُن کا اصل میدان ''قطعات'' ہیں۔ اُنھوں نے چھوٹے چھوٹے معاشرتی مسائل کو بڑی خوبصورتی سے اپنے قطعات میں سمویا ہے۔ مثلاً: چوری، رہزنی، ذخیرہ اندوزی، گراں فروشی، ملاوٹ، جھوٹ اور مکر و فریب وغیرہ۔ ان کا طنز سماجی ناسوروں کے لیے کسی نشتر سے کم نہیں۔ مرزا محمود سرحدی نے ساری عمر شادی نہیں کی زندگی کے آخری ایام میں دمے کے مرض کی وجہ سے علیل رہنے لگے تھے۔ اُنھوں نے پشاور میں وفات پائی۔

مجموعۂ ہائے کلام: سنگینے، اندیشۂ شہر۔